GLOBAL FIRE

THE RISE OF AKHAND BHARAT AND GREATER ISRAEL

ARTICLE

BY

AROOBA AMIR

یہ دنیا جب سے وجود میں آئی ہے یہاں پر انسانی بقا کی جنگ ہمیشہ اپنے عروج پر رہی ہے، یہ ٹکراؤ کبھی مذہب کے نام پر کبھی تنظیم کے پرچم تلے اور کبھی زمین کے نام پر چلتا ہی رہا ہے۔ پچھلے دور سے لے کر دور حاضر تک دنیا کے اس جنگل میں مختلف قومیں مختلف نظریات کے تحت یہ جنگ لڑتی رہی ہیں یہ سوچ سمجھے بنا کہ دنیا ہمیشہ کے لیے قائم و دائم نہیں رہے گی بلکہ اسے ختم ہو جانا ہے اور یہاں آپ کو جتنا مل جائے اتنا کافی ہے، آپ کو اتنے میں ہی خوش ہونا آنا چاہیے۔ انسان کو ملے ہوئے پر شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنی حد پر قناعت اختیار کرنی چاہیے۔ لیکن، اس دنیا میں دو ایسی قومیں ہیں جن کے پیٹ کا ایندھن کبھی نہیں بھرتا۔ یہ اپنے نظریات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پوری دنیا کو مسمار کرنے پر تُلی ہوئی ہیں۔ یہ دو قومیں یہودی اور ہندو ہیں۔

ان دونوں قوموں کا نظریہ فکری اور عملی سطح پر حیرت انگیز طور پر ایک دوسرے سے ملتا ہے۔ دونوں ہمیشہ اپنے اوپر ظلم اور زیادتی کے دعوے کر کے، اپنے ہی کیے گئے جارحانہ اقدامات کو جائز قرار دیتی ہیں۔ ان کا کہنا ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی کر رہی ہیں، وہ دراصل ایک ردِ عمل ہے۔ یعنی ظلم بھی وہ کریں، لیکن دنیا انہیں مظلوم سمجھے!

دنیا بھر میں ابھرنے والی مذہبی اور قوم پرستانہ تحریکیں ایک نیا جغرافیائی اور نظریاتی منظر نامہ تشکیل دے رہی ہیں۔ بھارت میں ہندوتوا کا نظریہ "اکھنڈ بھارت" کے خواب کو پروان چڑھا رہا ہے، تو دوسری طرف اسرائیل میں صہیونی تحریک "گریٹر اسرائیل" کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ یہ دونوں منصوبے نہ صرف اپنے متعلقہ علاقوں کے لیے خطرناک ہیں بلکہ اگر کامیاب ہو جائیں تو پوری دنیا کو ایک غیر مستحکم اور پر تشدد دور میں دھکیل سکتے ہیں۔ بھارت کا اکھنڈ بھارت اور اسرائیل کا گریٹر اسرائیل اب صرف نظریاتی تصور نہیں رہے بلکہ حقیقت بن چکا ہے۔ ان دونوں نظریات کا مقصد ایک واحد مذہبی قومی شناخت کا قیام ہے، جو اقلیتوں کی نفی کرتا ہے، نسل پرستی کو فروغ دیتا ہے، اور شدت پسندی کو "قومی فخر" کا لبادہ پہنا دیتا ہے۔ ان منصوبوں کو اسرائیل میں صہیونیت اور بھارت میں ہندوتوا جیسی انتہا پسند تحریکوں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔

سب سے پہلے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہندواتوا نظریہ کیا ہے جس نے مجھے یہ قلم اٹھانے پر مجبور کیا؟

United nations magazine "Genocide watch" کا کہنا ہے کہ بھارت ایک بہت بڑے قتل عام کے دہانے پر کھڑا ہے، جس شخص نے یہ آرٹیکل لکھ کر تجزیہ کیا ہے اس کا نام Gregory Stoughton ہے جس نے روانڈا کے قتل عام کی بھی پیشن گوئی کی تھی۔

ہندوتوا کیا ہے؟ ہندوراشترا کیا ہے، اکھنڈ بھارت کیا ہے؟ یہ آج ہم اس آرٹیکل میں پڑھیں گے۔ دنیا میں جتنے بھی قتل عام ہوئے ہیں ان کے پیچھے ایک فاشسٹ (متشدد) یا ایکسٹریمسٹ نظریہ ہوتا ہے، انڈیا کے کیس میں اس نظریہ کا نام ہے ہندوتوا، یہ

سیاسی طور پر متشدد نظریہ ہے، اس نظریہ کا یہ ایمان ہے کہ اگر آپ کو بھارت میں رہنا ہے تو یا تو آپ کو ہندو بننا پڑے گا یا پھر آپ کو مار دیا جائے گا کیون کہ ہندوستان میں ہندوئوں کے علاوہ کسی اور مذھب کی گنجائش نہیں ہے، یہ بات وہ اپنی تقریروں میں کہتے رہے ہیں کہ مسلمانوں کو تلوار کے زور سے ہندو کیا جائے یا پھر انہیں نکال باہر کیا جائے، یہی وہ نظریہ ہے جو ہٹلر کا بھی تھا جس کے نتیجے میں دوسری جنگِ عظیم رونما ہوئی اور لاکھوں یہودیوں کا قتلِ عام ہوا، ہندوتوا اپنے اندر یہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ اس دنیا کو ورلڈ وار ۲ سے زیادہ بڑی جنگ اور تباہی کا شکار کر دے، مگر اس سے پہلے خود بھارت کے اندر ایک بہت بڑے قتلِ عام کو ہونا ہے۔

ہندوتوا کی بنیاد ۱۹۹۲ میں رکھی گئی اور پھر اس کی ایک عسکری تنظیم بنائی گئی جسے آر ایس ایس RSS کہا جاتا ہے جو مسلسل اپنے نظریہ کو فروغ دیتی جارہی ہے، آر ایس ایس کی تاریخ مسلمان دشمنی اور ظلم سے بھری ہوئی ہے، یہاں تک کے گاندھی کا قتل بھی اسی تنظیم کے ایک کارکن نے کیا تھا۔ اور آج جو انڈیا آپ دیکھ رہے ہیں یہ گاندھی کا نہیں بلکہ اس کے قاتل نتھورام گاڈسے کا ہے یعنی ہندوتوا نظریے کا! اس نے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میری راکھ کو سنبھال کر رکھنا اور جب تم پاکستان فتح کرلو تو دریائے سندھ میں بہادینا، آج بھی اس کی راکھ بھارت میں سنبھال کر رکھی گئی ہے، یعنی وہ اپنے نظریہ کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں۔

اس بات سے یہ بالکل واضع ہو جاتا ہے کہ ہندوتوا کا یہ نظریہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کے لئے ایک مہلک خطرہ بن چکا ہے، جو اس پورے خطے کو تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، آج کے اس ایٹمی دور میں اس قسم کا نظریہ اگر ایک انتہا پسند پارٹی اپنالے جس کے ہاتھ میں بھارت کی حکومت بھی ہو اور اس نظریہ کی بنیاد پر انہیں ووٹ دے کر کرسی پر بھی بٹھایا گیا ہو یعنی اکثریت کی حمایت حاصل ہو تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ کتنی بڑی تباہی ممکن ہے، اگر دنیا نے بروقت اس بات کا نوٹس نہیں لیا تو جلد یہ نظریہ ایک خطرناک ایٹمی جنگ کی ابتدا بن جائے گا۔ جیسے جنگِ عظیم دوم میں ہٹلر کی نازی پارٹی کے اشتعال انگیز خیالات نے پوری دنیا میں تباہی مچائی تھی اور ایک ایک کر کے ہر ملک کو اس جنگ میں شامل ہونا پڑا تھا، یوں یہ ورلڈ وار ۲ میں تبدیل ہو گئی تھی، بالکل اسی نقشِ قدم پر چل کر **مودی، یوگی اور موہن بھگوت** کے خیالات ایک بار پھر دنیا کو بہت بڑی جنگ میں دھکیلنے جارہے ہیں، ہندوتوا نظریہ بالکل گریٹر اسرائیل کی طرح ہے جس کے مطابق بھارت کے آس پاس کے تمام ممالک بشمول پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش، نیپال اور سری لنکا دراصل پہلے اس کے حصے تھے جسے اس نے دوبارہ حاصل کر کے اکھنڈ بھارت یعنی گریٹر انڈیا بنانا ہے، مگر آج کے دور میں جب اس خطے میں دو نیوکلئیر پاورز ہیں تو اس گول کو اچیو کرنا یا اس کے لئے کوششیں شروع کرنا ہی انتہائی تباہ کن ثابت ہو گا۔

ہٹلر کے نظریہ کو سمجھنے کے بعد ہم ہندوتوا کو گریٹر اسرائیل کے نظریہ کے ساتھ ہم بہت بہترین طرح سمجھ سکتے ہیں، جیسے یہودی خود کو اللہ کے چنے ہوئے بندے تصور کرتے ہیں اور باقی تمام انسانوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے بلکہ ان کا قتل اپنے اوپر حلال سمجھتے ہیں ویسے ہندوں میں بھی "برہمن" کو اہمیت حاصل ہے، وہ بھی اپنی اعلی نسل کے بعد ہر نچلے انسان کو پنچ سمجھتے ہیں، یہ بھی رنگ نسل کی بنیاد پر دوسرے انسانوں سے برتری حاصل کرنا چاہتے ہیں، دراصل یہ ہندو لاسٹ شیپ آف اسرائیل کے ان بارہ قبیلوں میں سے ایک قبیلہ ہے جس کے بارے میں ہم "آخری معرکہ" میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

ہندو برہمن اپنے منہ سے انٹرنیشنل میڈیا پر بیٹھ کر اسرائیل کی طرح یہ کہہ چکے ہیں کہ ہر انسان برابر نہیں ہوتا، مسلمان برابری کی سطح پر کبھی نہیں آسکتے۔

جب مودی گجرات کا چیف منسٹر بنا تو 2002 میں گجرات کی تاریخ کا سب سے بڑا قتلِ عام ہوا، مسلمانوں کو ذبح کیا گیا اور یہ دو ہزار مسلمانوں کے خون کے نام پر مزید ووٹ لے کر انڈیا کا وزیرِ اعظم بنا، اس کے اس قدم سے لوگوں کو امید ملی کہ یہی وہ شخص ہے جو اکھنڈ بھارت کا خواب ایسے جرات مندانہ اور جارہانہ طریقے سے پورا کر سکتا ہے۔

انڈیا کا قانون اس نظریہ کو پروموٹ کرنے میں بڑا کردار ادا کر رہا ہے، کیوں کہ جب حکومت ہی ایسے انسان کے ہاتھ میں ہو جو مسلمانوں سے شدید نفرت کرتا ہو، حتی کے اس کے نزدیک ہندوئوں کی نچلی ذات بھی کیڑے مکوڑوں کے برابر ہو تو پھر بھارت کی زمین ہر اس انسان کے لئے تنگ ہو چکی ہے جو اعلی ہندو ذات سے نہیں ہے، بالکل ایسے جیسے یہودیوں کی اعلی ذات زائونزم نے اپنے علاوہ باقی ہر ایک کے لئے اسرائیل کی زمین تنگ کر دی گئی ہے، بالخصوص فلسطینیوں کے لئے!

جیسے اسرائیل یونائیٹڈ نیشن میں گریٹر اسرائیل کے نقشے کئی بار دکھا چکا ہے، جس کے بعد سعودیہ سمیت ہر ممالک نے اس کے خلاف تحفظات کا اظہار کیا ہے ویسے ہی بھارت کئی بار اپنے پارلیمان میں اکھنڈ بھارت کے نقشے لہرا چکا ہے جس پر نیپال، بنگلا دیش نے بھی تحفظات کا اظہار کیا اور کہا کہ انہیں خطرہ لاحق ہے۔

اس نظریہ کی شدت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ بھارت کی پارلیمان میں کچھ مخصوص سیٹیں بنائی گئی ہیں جو کشمیر اور گلگت بلتستان کے لئے وقف کر رکھی ہیں، جب ان سے پوچھا گیا کہ یہ سیٹیں کیوں موجود ہیں تو ان کے ایک سربراہ امت شاہ نے اپنے منہ سے یہ اعتراف کیا کہ بھارت کی پارلیمان میں یہ سیٹیں جو مختص کی گئی ہیں یہ اس وقت کے لئے ہیں کہ جب بھارت آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان پر قبضہ کر لے گا تو وہاں کے ایم این اے ان سیٹوں پر بیٹھیں گے۔ اس بات سے اندازہ لگائیے کہ یہ نظریہ کس قدر مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ حتی کے انڈیا کی بولی ووڈ موویز پچھلے کچھ سالوں سے اکھنڈ بھارت کے نظریہ کو مسلسل فروغ

دے کر ایک بڑی نوجوان نسل کی ذہن سازی میں مصروف ہے، URI,PHANTOM اور BARD OF BLOOD جیسی کئی نیٹ فلکس ویب سیریز میں مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف زہر بھرا ہوا ہے۔
اس پورے خطے میں جتنی بھی دہشت گرد تنظیمیں جیسے ٹی ٹی پی، بی ایل اے اور بے شمار تنظیمیں جنہوں نے لاکھوں لوگوں کا قتل کیا اور کر رہے ہیں، ان سب کی پشت پناہی پر آپ کو بھارت (را) کی انٹیلیجنس اور سپورٹ ملے گی، چاہے وہ سری لنکا میں تامل ٹائیگرز ہوں، بنگلادیش میں مکتی باہنی ہو یا پاکستان میں موجود بے شمار تنظیمیں ہوں۔ یہ بات آپ سرچ کر کے ثبوت کے ساتھ خود بھی دیکھ سکتے ہیں۔

یہ سارا دہشت گردی کا نیٹ ورک انڈیا پوری دنیا میں رن کر رہا ہے جس کی مذمت انٹرنیشنلی بھی کی جا چکی ہے، اور بھارت اپنے غرور اور تکبر میں اس چیز کو کھلے طور پر قبول بھی کرتا ہے۔ یہ ہندو صیہونی بالکل یہودی صیہونی کی طرح طاقت کے نشے میں چور ہو چکے ہیں اور افسوس تو یہ ہے کہ ان دونوں کے پاس نیوکلئیر ہتھیار بھی ہے! مودی کا دوبارہ الیکشن میں وزیرِ اعظم بننا انتہائی خطرناک ہے، اسی ووٹ کو حاصل کرنے کے لئے یہ انڈو پاک جنگ چھیڑی گئی ہے کیوں کہ اسے پاکستان کے نام پر ہی اکثریت ووٹ ملتے ہیں۔

جس طرح گریٹر اسرائیل کے نقشے موجودہ مصر، اردن، شام، لبنان، عراق، سعودی عرب اور ترکی کا کچھ حصہ اور فلسطین کے بڑے حصے شامل ہیں۔ اسی خواب کی تکمیل کے لئے مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں کی تعمیر غزہ پر محاصرہ اور مسلسل فوجی کاروائیاں شامل ہیں۔ عرب کا وجود خطرے میں ہے فلسطینیوں کی مکمل بے دخلی کا خدشہ ہے۔ اسرائیل کے اس اقدام کے بعد، ایران شام اور لبنان اور یہاں رہنے والی اقلیتوں کا وجود سوالیہ نشان بن گیا ہے۔ بلکل اسی طرح انڈیا کا وجود بھی اپنے ارد گرد کے ممالک کے لئے خطرہ بن چکا ہے، جس طرح اسرائیلی تعلیمی اداروں، سرکاری بیانات، اور اسکول کی کتابوں میں اب تبدیل شدہ نقشے دکھا رہا ہے اور ان توسیعی علاقوں کو اسرائیل کا حصہ بتا رہا ہے بلکل ویسے ہی انڈیا بھی اپنی پارلیمنٹ میں کر رہا ہے۔

اگر ہم صرف چند لمحوں کے لئے یہ سوچیں کہ بھارت نے اسرائیل کی طرح اکھنڈ بھارت کی پیش قدمیاں کرنا شروع کر دیں تو کیا ہو گا؟ اکھنڈ بھارت کی تشکیل جنوبی ایشیا میں سب سے بڑی جغرافیائی تبدیلی ہو گی اس میں کئی خود مختار ملک عملاً ختم ہو جائیں گے۔ پاکستان نے فی الحال بھارت کی پہلی پیش قدمی پر جوابی کاروائی کی ہے اور وقتی طور پر سیز فائیر ہو گیا بالکل اسی طرح جیسے اسرائیل وقتی طور پر فلسطینیوں کے ساتھ سیز فائیر کرتا رہا، مگر در حقیقت اس سیز فائیر کا مقصد نئے سرے سے زیادہ بہتر ہتھاروں کے ساتھ حملہ آور ہونا ہے۔ بھارت کسی شکست خوردہ دشمن کی طرح دوبارہ پہلے سے زیادہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر بیرونی حمایت حاصل کر کے پاکستان پر چڑھائی کرے گا۔ اگر اس پیش قدمی کو پہلے اسٹیپ پر نہ روکا گیا تو میرے آرٹیکل میں

بتائے تمام خدشات سچ ثابت ہو جائیں گے۔ ہمیں اکھنڈ بھارت اور ہندوتوا کانسیپٹ کی مذمت کرنا ہوگی، اس پر بات کرنا ہوگی، اگر آپ لکھاری ہیں تو بطور لکھاری آپ کو اس پر لکھنا ہوگا، اگر آپ اسپیکر ہیں تو بطورِ اسپیکر آپ کو اس پر بولنا ہوگا، دنیا کو اپنا خدشہ بتانا ہوگا تاکہ بھارت کی انٹرنیشنل سطح مذمت کی جاسکے اور اس کا بائیکاٹ کیا جائے۔

کیونکہ یہ دو خواب الگ الگ براعظموں میں پلنے والی ایک آگ ہے جس کی لپیٹ میں کروڑوں لوگ آنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ غزوہ ہند اور یہود کے ساتھ آخری معرکہ میں فتح مسلمانوں کی ہوگی، مگر تب ہوگی جب اس فتح کی تیاری آج سے شروع کی جائے کیوں کہ آج جب اکھنڈ بھارت کے لیے کشمیر کی وادیوں میں جنازے اٹھتے ہیں اور گریٹر اسرائیل کے لئے فلسطینی ماؤں کی گود اجڑتی ہے تو یہ پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا کہ یہ خواب کس کے تھے اور ان کی قیمت کس نے ادا کی!!

ہمارے ہاتھوں میں قلم ہے، کتابیں ہیں، بین الاقوامی قانون ہے، انسانی حقوق کا منشور ہے مگر کیا یہ سب کسی ایسے خواب کے مقابلے میں ٹھہر سکتے ہیں جس کی جڑیں مذہب، تاریخ اور انتقام میں گڑھی ہوئی ہوں؟؟؟؟ اگر ہم سوچنے سمجھنے اور سوال کرنے کا ہنر رکھتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کے اوپر آواز اٹھائیں، اس کے اوپر بات کریں، عالمی سطح پر اس کو ایک دہشت گرد نظریئے کے طور پر دکھائیں تاکہ دیکھنے والے، سمجھنے والے، اس کو دیکھیں اور سمجھیں اور اس کے خلاف کچھ نہ کچھ اقدامات اٹھا سکیں، اس سے پہلے کہ پانی ہمارے سروں کے اوپر سے گزر جائے۔

امید کرتی ہوں کہ میری ٹیم کی اس کوشش کو سراہا جائے، ایک محبِ وطن ہونے کا ثبوت دیا جائے اور اس کو زیادہ سے زیادہ شئیر کیا جائے۔

اگر آپ آخری دور کے حالات اور اپنے چھپے دشمنوں کے عزائم کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اس پر لکھے میرے ناولز آرڈر کرنے کے لئے ابھی رابطہ کیجئے:03226301406

عروبہ عامر!

REFERENCES :GREAT GAME PAKISTAN CHANNEL

AL JAZEERA,BBC,CNN,BRITANNICA

EYE WITNESS INDIANS MUSLIMS